شریعت کے احکام کا کشف و اظہار آپ کے مسائل و مشکلات حل کرنے میں کچھ بھی مددگار نہ ثابت ہوسکے گا۔ اس لیے آپ کو اول اپنی توجہ اپنے شوہر پر مرکوز کرنا چاہیے۔ حق بھی اس پر بنتا ہے نہ کہ ساس سسر' یا دیور اور نند پر۔ علیحدہ گھر کا خرچ شوہر پر آتا ہے' اس کو دینا چاہیے۔ لیکن آپ اس سلسلے میں ازراہ حسن سلوک اور اپنی مدد آپ کی خاطر خرچ اٹھانے میں ہاتھ بٹائیے---' اگر بٹا سکتی ہیں--- تو اس میں کوئی ہرج نہیں۔ بلکہ اچھی بات ہے۔

اللہ آپ کا اور آپ کی طرح دوسری عورتوں اور لڑکیوں کا حامی و ناصر ہو۔ (خرم مراد)

مخلوط اجتماع

مخلوط اجتماع کے بارے میں میرے استفسار پر جن خیالات کا اظہار آپ نے فرمایا ہے' اسے بار بار پڑھنے پر بھی تسلی نہیں ہوئی۔ پہلی بات یہ ہے کہ میری تحریر میں چہرے کے پردے کا ذکر ہی نہیں جس کو آپ نے اختلافی مسئلہ کہہ کر اس کی اہمیت کو کم کر دیا ہے۔ میں نے یہ نہیں لکھا ہے کہ جو چہرہ نہیں ڈھانکتیں وہ کسی معصیت کا ارتکاب کرتی ہیں۔ میرا سوال تو صرف مخلوط اجتماعات کے بارے میں تھا۔

موجودہ دور میں جب کہ عورت اور مرد شانہ بشانہ کا نعرہ ایک مہم کے طور پر جاری ہے' عورت اور مرد ایک جگہ اکٹھے ہو چکے ہیں' لے دے کے صرف مذہبی اجتماع (غیر مخلوط) سکون قلب اور انسانیت کی رہنمائی کے لیے ایک ذریعہ تھا جس کو ہم اپنے ہاتھوں مٹا کر دفن کرنے پر تلے ہوئے ہیں--- اور--- نے پردے میں بیٹھی ہوئی خواتین کے لیے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ جو لوگ مخلوط اجتماع کے قائل نہیں' کیا ان کو گھروں میں بیٹھ جانا چاہیے یا پھر کوئی دوسری تنظیم بنا لینی چاہیے؟۔ اب لڑکوں اور لڑکیوں کی میٹنگ معمول بن چکی ہے۔ جو لڑکی ایسی میٹنگ میں شامل نہیں ہوتی اس کو تنظیم میں کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ اس طرح محرم اور نامحرم کی اصطلاح تو بے معنی ہو جاتی ہے۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ جب کسی نظریے کی یلغار ہو رہی ہو تو پوری قوت کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا جائے اور جو تھوڑی بہت گنجایش اس کے حق میں نکلتی ہو وہ بھی ختم کر دینی چاہیے نہ کہ ہم بھی اسی رو میں بہہ نکلیں۔ انھوں نے مسلمانوں کو عزیمت کی راہ دکھائی نہ کہ رخصت کی۔ دریافت طلب بات یہ ہے کہ مخلوط اجتماع کا اجتہاد کس زمانے میں ہوا اور کس نے کیا؟۔ رخصتیں نکالنا شروع کر دیں تو اس کے لیے کون سی حد باقی رہ جاتی ہے؟

آپ کی اس بات سے مجھے اتفاق ہے کہ ایک مسلک میں مختلف اور متضاد آرا والے لوگ جمع ہو سکتے ہیں اور انھیں جمع ہونا چاہیے۔ لیکن عملی طور پر اجتماعی طریقہ کار کے لیے صرف ایک ہی راستہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح مغربی ممالک میں بھی کوئی ایک طریقہ ہی قابل عمل ہو سکتا ہے۔

تسلی اور اطمینان بخشنا تو اللہ تعالی کا کام ہے - میرا کام تو اپنے علم و فہم تک صحیح بات بتا دینا ہے اگر آپ کسی رائے سے جذباتی طور پر وابستہ نہ ہوں، تو دوسری مختلف رائے سمجھ میں ضرور آسکتی ہے، خواہ اس سے اتفاق نہ ہو۔

چہرے کا پردہ اختلافی ہے، یہ معروف بات ہے -فقہ و تفسیر کی کسی کتاب کو اٹھا کر دیکھ لیجیے، یہی لکھا ملے گا- اسی لیے تو زمانہ قدیم سے آج تک اس مسئلے پر اکابر کے درمیان اتنی بحثیں ہیں، کسی فریق کی یہ خواہش کہ دوسرے سب اسی کی رائے کو عین حق سمجھ لیں اور اپنی رائے سے دست بردار ہو جائیں، کسی طرح پوری نہیں ہوتی - بلکہ اختلاف کی شدت بڑھتی جاتی ہے -

"یہ کہنے کا مقصد اہمیت کم کرنا تھا" یہ آپ کی تعبیر ہے - اختلافی رائے کو نص کا مقام دینا بھی غلو اور انحراف کا سبب ہے - اس لیے غلو اور تشدد سے بچانے کے لیے اور دین میں مطلوب رواداری پیدا کرنے کے لیے اس کا اظہار ضروری تھا- اس بات کو چھپانا گناہ ہوتا- مسائل کی اصل حیثیت سے ناواقفیت یا ان کو نظر انداز کرنے ہی سے تفرقہ اور فساد بڑھتا ہے - سید مودودی ؒ نے اس پر بھی بہت کچھ لکھا ہے -

چہرے کے پردے اور مشترک اجتماع کا باہمی گہرا تعلق ہے - اس لیے میں نے اس مسئلے کا ذکر ضروری سمجھا- جن لوگوں کے نزدیک چہرے کے پردے کا حکم نہیں، ان کے نزدیک مشترک اجتماع میں کیا قباحت ہو سکتی ہے - اگر آپ کی رائے میں جو چہرہ کھلا رکھتی ہیں، وہ کسی نافرمانی کی مرتکب نہیں ہوتیں، تو پھر مشترک طور پر معاملات انجام دینے میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے - چہرے پر نقاب کے ساتھ بھی خواتین کاروبار کرتی ہیں، شاپنگ کرتی ہیں، مشترک کلاسوں میں جاتی ہیں -

مشکل یہ ہے کہ آپ بار بار مخلوط اجتماع کا لفظ استعمال کر رہے ہیں - اس سے ایک غلط نقشہ سامنے آتا ہے - یعنی ایسا اجتماع جہاں مردوں عورتوں کا آزادانہ اختلاط ہو - اس کے جواز کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا- اس لیے میں نے مشترک اجتماع کی اصطلاح وضع کی ہے، اور استعمال کرتا رہا ہوں - اس کی مثال عہد نبوی ؐ میں مسجد نبوی ؐ کا مذہبی اجتماع تھا- عورتیں پیچھے بیٹھتی تھیں، مرد آگے - ان کا راستہ الگ تھا، ان کا الگ - عید کی نماز میں بھی نبی ؐ نے بڑی تاکید سے عورتوں کو بلایا- جوان عورتوں کو بھی - یہ بھی اسی طرح کا مشترک اجتماع تھا- دور اول سے آج تک ایسے اجتماعات ہوتے رہے ہیں - اب ہمارے دیار ہند و پاکستان میں نہ ہوتے ہوں، آج آپ دیار عرب میں مقیم ہیں وہاں آپ ہی کی طرح خدا اور رسول ؐ کے باوفا اور جاں نثار بندے اسی قسم کے اجتماعات کر رہے ہیں - ہمارے دیار میں بھی یونی ورسٹیوں، کالجوں، ہوائی اڈوں، بازاروں، اور بسوں میں اس نوعیت کے مشترک اجتماعات ہوتے ہیں - ان میں چہرے کا حجاب کرنے والیاں بھی شامل ہوتی ہیں - ہاں اختلاط نہیں ہوتا- مخلوط کے لفظ

سے خلط مبحث ہوتا ہے۔

اس لیے پہلے دونوں کے صحیح ہونے کے امکانات کو تسلیم کیجیے۔ پھر غور کیجیے کہ آپ جس ماحول اور مقام پر ہیں' آپ کی اپنی عورتیں اور بچیاں جس طرح عام زندگی گزار رہی ہیں' جہاں آپ کو دنیا بھر کے تحریکی ساتھیوں کے ساتھ مل کر دین کا کام کرنا ہے' جہاں آپ کو غیر مسلموں میں بھی دعوتی کام کرنا ہے' ان کے اجتماعات میں بھی جانا ہے اور انھیں بھی اجتماعات میں بلانا ہے' وہاں کون سا طریقہ زیادہ حکیمانہ ہے۔ اپنی تنظیم میں آپ بے شک ایک ہی طرز کے اجتماع کی پابندی کریں ---- دونوں میں سے کسی کی بھی کر سکتے ہیں ---- لیکن جب دوسری تحریکوں کے ساتھ مل کر کام کریں گے' تو کچھ کسر و انکسار تو ہو گا۔ ہر ملک اور مقام پر وہاں کے رواج اور چلن اور وہاں پر حکمت دعوت و دین کے لحاظ سے فیصلہ ہو گا۔ (خ - م)

لٹریچر کا روزانہ کچھ نہ کچھ مطالعہ اپنی عادت بنایئے

کیا آپ نے سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ کی "تنقیحات" پڑھی ہے

اگر ۵، ۱۰، ۲۰، ۳۰، ۴۰ سال پہلے پڑھی تھی

تو اب پھر پڑھ کر دیکھیے۔

یہ سدا بہار کتاب آپ کو نیا لطف دے گی

راکھ میں دبی ہوئی ایمان کی چنگاری کو شعلہ بنا دے گی!

ملک بھر کے تحریکی مکتبوں سے حاصل کیجیے۔

عطیہ اشتہار:

SEARS international

COMPUTERS, PRINTERS & MONITORS

(48, First Floor, Hafeez Centre Gulberg III, Lahore, Pakistan.)

Tel: 9242-5752247-48 Fax: 92-42-5752249.